اردو ترجمہ

درِّ مختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد دوم

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

Butt

باسمہٖ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلکِ امام اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اُردو ترجمہ

دُرِّ المُختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد دُوم

مترجمہ مولانا خرم علی و مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی رحمہا اللہ تعالیٰ

دُرِّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علماءِ کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

— ناشر —

سعید ایچ ایم کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک
کراچی

نام کتاب ——— غایۃ الاوطار

جلد ——— دوم

مترجم ——— مولانا خرم علی و مولانا احسن صدیقی

طابع ——— حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ——— ۷۱۴ صفحات

تعداد ——— چھ سو

سنہ طباعت ——— ۱۳۹۸ھ

بار دوم ——— ۱۴۰۶ھ

ناشر

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی

ادب منزل۔ پاکستان چوک

کراچی

کتاب الجہاد

یہ کتاب ہے جہاد کے احکام میں اور اس کتاب کو کتاب السیر اور کتاب المغازی بھی کہتے ہیں سیر بکسر اول و فتح ثانی جمع ہے سیرت کی بکسر اول و سکون ثانی سیرت سیر بالفتح سے ہے سیر اور سفر دو قسم ہے ظاہری اور معنوی تو باعتبار قسم ثانی کے سیرت بمعنی طریقہ کے مستعمل ہے خواہ طریقہ نیک ہو یا بد چنانچہ بولتے ہیں کہ فلاں محمود السیرت ہے اور فلاں مذموم السیرت ہے اور اہل شرع کی زبان میں جنگ کفار اور اس کے متعلقات میں سیرت مستعمل ہے جیسے مناسک حج میں اس واسطے کہ لڑائی اور جہاد کو سیر اور سفر لازم ہے اور مغازی جمع ہے مغزاۃ کی اور مغزاۃ اور غزوہ بمعنی جنگ ہے کذا فی الفتح والنہر اور رد المختار۔ عالمگیری میں ہے کہ آیا جب جہاد کی دو شرطیں ہیں اول یہ کہ کفار اسلام کو نہ قبول کرتے ہوں اور اہل اسلام نے اُن کو امان نہ دی ہو اور اُن سے عہد صلح کا نہ کیا ہو اور شرط ثانی یہ ہے کہ قتال کرنے سے قوت اور شوکت اور غلبہ اہل اسلام متوقع ہو اپنے اجتہاد اور تخمین کے موافق یا جس کی رائے اور اجتہاد پر اعتقاد اور اعتماد ہو اس کی تجویز کے موافق اور اگر غلبہ مسلمین کی قتال میں امید نہ ہو تو لڑنا حلال نہیں اس واسطے کہ دیدہ و دانستہ اپنی جان کو ہلاکی میں ڈالنا ہے اور حکم جہاد کا ساقط ہونا واجب کا ہے اپنے ذمے سے دنیا میں اور حصول ثواب او رسعادت ہے آخرت میں مانند عبادات کے اور وہ بعد الحدود لاتحاد المقصود و وجہ الترقی غیر خفی مصنف کتاب الجہاد کو لایا بعد کتاب الحدود کے بسبب اتحاد مقصود کے اور وجہ ترقی جہاد کی مخفی نہیں م حدود اور جہاد کا مقصود ایک چیز ہے یعنی خالی کرنا عالم کا فساد سے اور اسی واسطے حدود اور جہاد دونوں حسن لغیرہ ہیں اور جہاد کی ترقی کی وجہ حدود پر یہ ہے کہ حدود میں اکثر معاملہ اہل اسلام سے ہے اور جہاد میں کفار سے تو معاملہ اہل اسلام کا اولی بالتقدیم ہوا یا یہ وجہ ہے کہ حدود میں ازالہ فسق ہے اور جہاد میں ازالہ کفر حالانکہ کفر جمیع مفاسد سے اعظم اور اقبح ہے یا یہ وجہ ہے کہ قتال کفار کا ثواب اعظم اور اکبر ہے وہو لغۃً مصدر جاہد فی سبیل اللہ اور جہاد باعتبار لغت کے مصدر ہے جاہد فی سبیل اللہ کا یعنی بذل وسعت او کوشش کا خدا کی راہ میں اور یہ شامل ہے ہر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی کوشش کو وشرعا الدعاء الی الدین الحق وقتال من لم یقبلہ قہستانی او اصطلاح شرع میں جہاد عبارت ہے سچے دین کی طرف بلانے سے اور جو اس کو نہ مانے اس کے قتال کرنے سے کذا فی القہستانی م قہستانی نے کہا کہ شرعیت میں جہاد عبارت ہے قتل کفار سے اور ان کے ضرب اور مال غارت کرنے اور ان کے معابد اور اصنام کے توڑنے سے وغیر ذلک[۱] اور مراد اجتہاد اور کوشش ہے دین کی تقویت میں اہل حرب اور اہل ارتداد اور اہل بغاوت سے لڑکر انتہی تو یہ جو شمنی نے تعریف جہاد میں فقط قتال پر اقتصار کیا تو اس واسطے کہ جہاد کا جزو اعظم قتال ہے اور مراد یہ ہے کہ قتال اور امداد مال وغیرہ سب جہاد میں داخل ہے تو تعریف ابن کمال کی جس کو شارح آگے ذکر کرے گا تفصیل ہے اس اجمال کی کذا فی حاشیۃ الحلبی وعرفہ ابن کمال بانہ بذل الوسع فی القتال فی سبیل اللہ مباشرۃ او معاونۃ بمال او رای او تکثیر سواد او غیر ذلک انتہی اور ابن کمال نے جہاد کی تعریف اس طرح کی ہے کہ جہاد عبارت ہے بذل وسعت او کوشش کرنے سے قتال فی سبیل اللہ میں بذات خود مستعد ہو کر یا مال کی مدد کر یا تدبیر بتا کر یا مسلمین کا جماؤ بڑھا کر یا سوائے اس کے اور طرح کی مدد گاری انتہی کلامہ یعنی جیسے زخمیوں کی تیمارداری اور غازیوں کو کھانا پکا دینا ان کے واسطے پانی لانا ان کی اہل وعیال کی خدمت گذاری

[۱] یعنی بذات خود مستقل ہیں زد و کوب اور کشت خون پر مگر فساد سے عالم کو خالی کرنے کے لئے خوب ہیں۔ ۱۲